REGD. No L 5254 256

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ سالانہ
بیرون پاکستان
۳۰ روپے
پاکستان
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہانہ ۲½ ،،
فی پرچہ ۱؍

روزنامہ
الفضل
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
لاہور
فون ۲۹۷۹

ہفتہ ۷ ؍ صفر المظفر سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۸/۴ | ۱۸ ؍ نبوت ۱۳۲۹ ھش ۱۸ ؍ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۶۵

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور ۔ ۷ ؍ نومبر۔ حضرت اماں جان اطال اللّٰہ بقاءہا کے سر اور کمر میں درد ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

رتن باغ لاہور ۔ ۷ ؍ نومبر۔ نواب محمد عبد اللّٰہ خاں صاحب کی حالت خدا کے فضل و کرم سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ بات کرنے سے ضعف محسوس کرتے ہیں۔ احباب موصوف کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مختصرات

ٹوکیو۔ ۷ ؍ نومبر۔ اقوام متحدہ کی فوجوں نے پیانگ یانگ سے ۳۵ میل شمال مشرق میں سانگ چان میں ایک خفیہ زمین دوز سوویٹ کارخانہ دریافت کیا ہے۔ اس خفیہ کارخانہ میں امریکی سوویٹ اور جرمن ساخت کے اوزار تھے۔ یہاں مشین گن مارٹر اور گولہ بارود بنایا جاتا رہا ہے۔

لنڈن۔ ۷ ؍ نومبر۔ کمیونسٹوں کی عالمی صلح کی کانفرنس شیفیلڈ کی بجائے اب وارسا میں ہو رہی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ برطانی حکومت نے بعض اشتراکی لیڈروں کا داخلہ بند کر دیا تھا۔

لاہور۔ ۷ ؍ نومبر۔ پنجاب کے تمام گورنمنٹ کالجوں کے پروفیسروں نے کل یوم مطالبات منایا۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ اگر حکومت نے ۱۵ ؍ دسمبر تک اُن کے مطالبات منظور نہ کئے۔ تو ۱۶ ؍ دسمبر کو علامتی ہڑتال کی جائے گی۔

نیویارک۔ ۷ ؍ نومبر۔ بین الاقوامی تعلیم کے ادارہ کے نئے صدر کنتھ ہالینڈ نے انتظامیہ کمیٹی کے سامنے۔ آج تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس وقت تقریباً تین ہزار امریکی طلبہ اور ۶۰ غیر ممالک کے طلبہ بین الاقوامی مبادلہ تعلیم کے پروگرام کے تحت اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں تعلیمی سال ۵۲/۱۹۵۱ء میں ایسے امریکی طالب علموں کی تعداد جو غیر ممالک میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں بیس ہزار ہو تی ہے۔ غیر ملکی طلبہ کی تعداد جو ریاست ہائے متحدہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں تقریباً ۲۰ ہزار ہے۔

سنگاپور۔ ۷ ؍ نومبر۔ کوالالمپور کے ایک اجلاس میں کل ملایا کے ۸ سلاطین نے اشتراکی دہشت پسندوں کے خلاف جنگ کو شدید تر کرنے کی اہمیت کے متعلق اہم امور پر اتفاق رائے کا اظہار کیا ہے۔

ماؤنٹ سلیپر (جنوبی فرانس) ۷ ؍ نومبر۔ ایک امریکی فوجی طیارہ کل ٹکرا کر نذر آتش ہو گیا۔ اور دیکھتے دیکھتے راکھ کا ڈھیر بن گیا۔ لیکن طیارہ کو چلانے والے گیارہ کے گیارہ افراد پیراشوٹوں سے صحیح و سالم اتر گئے۔

بن غازی۔ ۷ ؍ نومبر۔ سائیرے نیکا کے ایوان نمائندگان نے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا کو ایک تار روانہ کیا ہے جس میں اس پر احتجاج کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے نیویارک میں عرب مندوبین کے ایک اجلاس میں لیبیائی انتخابات منعقد کرانے کی رائے دی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ موجودہ مجلس دستور ساز سارے لیبیائی عوام کی مرضی سے قائم کی گئی ہے!

واشنگٹن۔ ۷ ؍ نومبر۔ امریکہ میں امراض و حادثات کے خلاف بیمہ کرانے کا آغاز ۱۹۳۹ء میں ہوا تھا۔ امریکہ کی ہیلتھ انشورنس کونسل کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال دس لاکھ امریکنوں نے ایسا بیمہ کرایا۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں اس سکیم کے ماتحت ۱۶۸۹۲۰۰۰ آدمیوں نے بیمہ کرایا۔ اور سنہ ۱۹۱۹ء میں ۱۲۸۹۵۰۰۰ نے بیمہ کرایا تھا۔

قاہرہ۔ ۷ ؍ نومبر۔ اسلحہ کی صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد برطانیہ مصر کو بڑے ٹینکوں کی روانگی بحال کرنے والا ہے۔

"ہندوستان نے چینی عوام کے ساتھ انتہائی غیر دوستانہ رویّہ اختیار کر رکھا ہے" ۔ پی کنگ ریڈیو کا الزام!

پی کنگ ۔ ۷ ؍ نومبر۔ آج پی کنگ ریڈیو نے ہندوستان پر الزام لگایا ہے کہ اس نے چینی عوام کے بارے میں انتہائی غیر دوستانہ رویّہ اختیار کر رکھا ہے۔ یہ اعلان ہندوستان کے مراسلے کا جواب دینے کے بعد لگایا گیا ہے۔ الزام میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہندوستان نے تبت کے اس وفد کو بھی پی کنگ جانے سے منع کیا تھا۔ جو پی کنگ میں پُرامن سمجھوتے کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے آرہا تھا۔ ریڈیو نے اس بات کو بھی دہرایا کہ پہلے مراسلے میں ہندوستان نے تبت پر چین کی بالادستی کو تسلیم کر لیا تھا لیکن بعد میں جب وہاں قیام امن کے لیے چین نے اختیارات سے کام لیا۔ تو ہندوستان نے چین کو اس اقدام سے رک جانے کے لئے لکھا —— ایک اور اطلاع کے مطابق چین کی عورتوں کی جمہوری انجمن نے اس بات پر شدید احتجاج کیا ہے۔ کہ بمبئی کی نمائش میں چینی سٹال کو اس وجہ سے بند کر دیا گیا تھا کہ اس میں بعض ایسی تصویریں آویزاں تھیں۔ جن میں امریکی اور جاپانی فوجوں کے چینیوں پر مظالم دکھائے گئے تھے۔ اس احتجاج کے آخر میں تنبیہ کی گئی ہے کہ اس سے چین اور ہندوستان سے تعلقات کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

نیپال کی سرکاری فوجوں کی پیش قدمی!

کھٹمنڈو ۔ ۷ ؍ نومبر۔ نیپال میں سرکاری فوجوں کی ہر محاذ پر اب پیش قدمی ہو رہی ہے۔ آج انہوں نے باغیوں کو ایک اہم مرکز سے ۳ میل پیچھے ہٹا دیا۔ اور رنگیلے پر باغیوں کے دو حملے ناکام بنا دئے۔ ہندوستان کے نیپالی سفارتخانے کے اعلان کے مطابق سرکاری فوجیں اپنے مجوزہ پروگرام کے مطابق آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور اس وقت بیر گنج سے ۶ میل شمال کی طرف باغیوں سے لڑ رہی ہیں۔

کراچی ۷ ؍ نومبر۔ سیلز ٹیکس کی جو تحقیقاتی کمیٹی بٹھائی گئی تھی، معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے!

حمل و نقل کی مشاورتی کونسل کا اجلاس ختم ہو گیا

دائیں ہاتھ چلنے کی سفارش

کراچی ۔ ۷ ؍ نومبر۔ حمل و نقل کی مشاورتی کونسل کا دو روزہ اجلاس آج ختم ہو گیا۔ کونسل نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ یکم جنوری سنہ ۱۹۵۲ء سے بائیں ہاتھ چلنے کی بجائے دائیں ہاتھ چلنے کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ کونسل نے دو سب کمیٹیاں حادثات کے انسداد کی تدابیر پر غور کرنے کے لئے مقرر کی ہیں۔

شاہ فاروق کے مطالبے پر برطانی کابینہ پیر کو غور کرے گی!

لنڈن ۔ ۷ ؍ نومبر۔ برطانی کابینہ شاہ فاروق کے اس مطالبے پر کہ نہر سوئیز سے برطانی فوجیں فوراً ہٹا لی جائیں۔ اور سوڈان اور مصر کو یکجا کر دیا جائے۔ پیر کو غور کرے گی۔ برطانی وزیر خارجہ مسٹر بیون جو اس سلسلے میں بیان دینے والے ہیں۔ کابینہ کا یہ اجلاس اس سے پہلے ہی ہو جائے گا۔ مصری وزیر خارجہ السید صلاح الدین بے نے ایک بیان میں بتایا کہ ابھی تک اس مسئلے پر بات چیت کے لئے ان کا مسٹر بیون سے ملاقات کے متعلق کوئی تعین نہیں ہوا۔

آزاد کشمیر پبلک سروس کمیشن!

مظفر آباد ۔ ۷ ؍ نومبر۔ آزاد کشمیر حکومت نے گزیٹڈ افسروں کے انتخاب کے لئے ایک پبلک سروس کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آزاد کشمیر حکومت کے مشیر اعلیٰ مسٹر جی معین الدین اس کمیشن کے صدر ہوں گے۔ آزاد کشمیر ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شیخ عبد الحمید اور سیکرٹری جنرل مسٹر عبد القیوم اس کے رکن ہوں گے۔

ظفر اللّٰہ خان کی امریکی نائب وزیر خارجہ سے گفتگو

واشنگٹن ۔ ۷ ؍ نومبر۔ آج پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللّٰہ خان نے امریکہ کے نائب وزیر خارجہ سے دو گھنٹے تک ملاقات کی۔ اس ملاقات میں جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حالات پر تبصرے کے علاوہ مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان و ہندوستان کے نظریات پر بھی گفتگو ہوئی۔

فنّی امداد

کراچی ۔ ۷ ؍ نومبر۔ آج یہاں پاکستان اور اقوام متحدہ کے تعلیمی، سائنٹیفک اور تمدنی ادارے کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ جس کی رو سے پاکستان کو ایک لاکھ ۸۰ ہزار ڈالر کی فنّی امداد ملے گی۔ یہ رقم نشریات کو ترقی دینے اور پاکستان کے طبیعاتی جائزے پر خرچ کی جائے گی۔

قاضی محمد اسلم کا لیکچر

لاہور ۔ ۷ ؍ نومبر۔ تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ نفسیات و فلسفہ چودھری محمد علی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب مجلس نفسیات و فلسفہ کے زیر اہتمام بی۔ ایم۔ اے کے امتحان کی تیاری کے لئے منعقدہ میٹنگ میں ۱۹ ؍ نومبر کو شام کے ۶½ بجے ایک لیکچر دیں گے۔ لیکچر کا اہتمام شاف روم میں کیا گیا ہے۔

بہبودی اطفال پنجاب کے لئے ادارہ اقوام متحدہ کی طرف سے خشک دودھ کا عطیہ

لاہور ۔ ۷ ؍ نومبر۔ ادارہ اقوام متحدہ نے بہبودی اطفال کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ سے ۲۶ لاکھ ۳۸ ہزار ۴ سو ۹ پونڈ خشک دودھ پنجاب کے سیلاب زدہ اضلاع میں تقسیم کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ ایک ہزار تین سو ۴۳ بڑے بڑے ڈرموں پر مشتمل پندرہ ویگنوں کی پہلی ترسیل لاہور پہنچ چکی ہے۔ بہبودی اطفال کے بین الاقوامی فنڈ نے تقریباً ۷۰ ہزار پونڈ صابن اور کثیر مقدار میں ڈی ڈی ٹی دینے کی پیشکش کی ہے۔ خشک دودھ کو زیادہ تر صوبے کے سیلاب زدہ علاقوں میں بچوں، دودھ پلانے والی ماؤں، حاملہ عورتوں، ہسپتالوں کے مریضوں اور سکول کے بچوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ دودھ کی تقسیم اس طریقے سے کی جائیگی کہ سال رواں میں اور آئندہ سال میں یہ برابر جاری رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ــــ لاہور
۱۸ نومبر ۱۹۵۵ء

مثیلِ مسیح

(۴)

"کوثر" نے مودودی صاحب کی اس عبارت پر جسے ہم نے الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں نقل کیا ہے۔ مودودی صاحب اور آپ کی جماعت کی حضرت مسیح علیہ السلام سے تشبیہہ دی ہے۔ معاصر نے اس مخالفت کو جو حکومت یا دیگر علمائے اسلام کی طرف سے ان کی کی جاتی ہے ویسی ہی مخالفت جتانے کی کوشش کی ہے جیسی کہ فرستادگانِ خدا کی ہوتی ہے یعنی جس طرح انبیاء علیہم السلام کے خلاف لوگ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس میں معاصر کو سخت مغالطہ لگا ہے۔ پاکستان میں اسلامی حکومت کے نفاذ میں نہ تو حکومت کو اور نہ کسی دیگر شخص کو آپ سے اختلاف ہے۔ دنیا کے پردہ پر شاید ایک بھی ایسا مسلمان نہیں ہے جس کو آپ سے اس امر پر اختلاف ہے۔ اس لئے ہمیں یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ اس مخالفت کے اسباب کیا ہیں۔

جہاں تک معاصر کوثر باور کرانا چاہتا ہے مخالفت کا سبب یہ ہے کہ مودودی صاحب تو پاکستان میں اسلامی حکومت برپا کرنا چاہتے ہیں اور ان کے مخالفین ایسا نہیں چاہتے۔ چنانچہ معاصر نے اسی لئے مودودی صاحب کو مسیح علیہ السلام سے تشبیہہ دی ہے اور ان کے مخالفین کو فقیہوں اور فریسیوں کا قائمقام ٹھہرایا ہے۔ ہم نے گذشتہ اقساط میں واضح کیا ہے کہ جہاں تک اسلامی حکومت کے قیام کا تعلق ہے حضرت مسیح علیہ السلام اور فقیہوں اور فریسیوں میں کوئی اختلاف نہیں تھا کل جو حوالہ ہم نے پیش کیا تھا اس سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی خدا کی بادشاہی قائم کرنے کے دعویدار تھے اور فقیہہ اور فریسی بھی اسی کے خواہشمند تھے۔ اس لئے اختلاف یہ نہیں تھا کہ خدا کی بادشاہی قائم ہو یا نہ ہو بلکہ اختلاف جو تھا تو اس بات میں تھا کہ خدا کی بادشاہی کس طرح قائم ہوتی ہے۔ یہودیوں کا خیال تھا کہ آنے والا مسیح بزورِ شمشیر اس کو قائم کرے گا اور فوری طور پر انقلاب لے آئے گا۔ ان کا خیال تھا کہ اس کے ساتھ ہی دنیاوی بادشاہوں کے تمام ساز و سامان بدرجہ اتم ہوں گے وہ آتے ہی اسرائیلی قوم کی لیڈرشپ اپنے ہاتھ میں لے لیگا اور ان کو منظم کر کے فوراً دوسری اقوام سے برسرِ جنگ ہو جائے گا۔ اور ان کو مار مار کر اسرائیل کا غلبہ تمام دنیا پر قائم کر دے گا اور فوراً ساری دنیا میں ایک اسرائیلی نظام جاری و ساری ہو جائے گا۔ جس میں موسوی شریعت کے مطابق قانون نافذ کیا جائے گا اور فقیہہ اور فریسی دینی اور دنیوی حکومت کی کرسی پر متمکن ہو کر حکم چلایا کریں گے۔

اس کے برخلاف مسیح علیہ السلام جانتے تھے کہ خدا کی بادشاہی ایسی جلد بازیوں سے قائم نہیں ہوتی۔ یہ ایک فطری ارتقا چاہتی ہے اور ساری دنیا پر خدا کی بادشاہی قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دنیا میں ایسے لوگوں کی اکثریت پیدا کی جائے جن کا ان اصولوں پر پختہ ایمان ہو۔ جن سے خدا کی بادشاہی قائم ہوتی ہے۔ اس لئے مسیح علیہ السلام اور فریسیوں میں خدا کی بادشاہی کے قیام کے متعلق اختلاف نہیں تھا بلکہ اختلاف طریق کار میں تھا۔ جو طریق کار فقیہوں کے ذہن میں تھا وہ در اصل لادینی طریق کا تھا اور اسلامی طریق کار کے متضاد تھا۔ اس لئے مسیح علیہ السلام نے ان کو مایوس کر دیا۔

اگرچہ موجودہ حکومت کو اور بعض دوسرے لوگوں کو مودودی صاحب سے جو اختلاف ہے اس کی بہت سی دوسری وجوہات بھی ہیں جن کی بناء مختلف لادینی اصولوں کی باہمی جنگ ہے۔ لیکن خود ہمیں اور بعض دوسروں کو آپ سے جو اختلاف ہے وہ یہی ہے کہ آپ یہودی فقیہوں اور فریسیوں کے طریق کار کے نمائندہ ہیں اور ہم مسیح علیہ السلام کے طریق کار کے۔ یہ نہیں ہے کہ مودودی صاحب مسیح علیہ السلام کے طریق کار سے بالکل ناواقف ہیں۔ آپ جب کبھی اشتراکیت اور فاشزم کے اثر سے علیحدہ ہو کر سوچتے ہیں تو اسلامی طریق کی ہی حمایت کرتے ہیں لیکن جونہی ان لادینی تحریکوں کا اثر عود کر آتا ہے۔ آپ کی معمولی ذہنی کیفیت کچھ ایسی ہی بن گئی ہے۔ تو آپ لادینی طریق کار کی گمراہ کن دلآویزیوں کے پنجہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ لادینی طریق کار در اصل آپ پر اس قدر قابو پا چکا ہوا ہے کہ آپ کی تمام عملی جد و جہد اسلامیت کی روح سے بالکل عاری ہو چکی ہے اور آپ کے فکر و عمل کی تمام زمین لادینی گھاس پھوس سے اٹ گئی ہوئی ہے جس کو اسلامی اصطلاحات کے مصنوعی پھولوں سے مزین کیا گیا ہے۔

آپ جب بھی اپنے کسی فعل کی معقولیت دکھانا چاہتے ہیں تو آپ اس کی مثال ہمیشہ اشتراکی۔ جمہوری یا فاشی نظاموں سے دیتے ہیں۔ آپ کی تحریر میں اسلامی اصولوں کی جھلک جو کبھی کبھی پھوٹ پڑتی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی ذہنی دنیا میں ابھی بحرانی کیفیت بسی ہوئی ہے۔ آپ کے اقوال اور پھر قول و فعل میں جو تضاد پایا جاتا ہے اس کی وجہ بھی ثنویت ہے یعنی اسلامی عوامل کا اثر بالکل زائل نہیں ہوا۔ اس لئے لادینی عوامل سے کبھی کبھی ان کی مٹھ بھیڑ ہو جاتی ہے۔ ہم اس کو ایک مثال سے واضح کرتے ہیں آپ اپنے رسالہ "تجدید و احیائے دین" میں جو آپ نے تقسیم سے بہت پہلے لکھا تھا۔ حضرت سید احمد بریلوی علیہ رحمۃ کی تحریک کی ناکامی کے اسباب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دوسری چیز جو مجھے تنقیدی مطالعہ کے دوران میں محسوس ہوئی وہ یہ ہے کہ سید صاحب اور شاہ شہید نے جس علاقہ میں جا کر جہاد کیا اور جہاں اسلامی حکومت قائم کی اس علاقہ کو اس انقلاب کے لئے پہلے اچھی طرح تیار نہیں کیا تھا۔ ان کا لشکر تو یقیناً بہترین اخلاقی و روحانی تربیت پائے ہوئے لوگوں پر مشتمل تھا۔ مگر یہ لوگ ہندوستان کے مختلف گوشوں سے جمع ہوئے تھے اور شمالی مغربی ہندوستان میں ان کی حیثیت مہاجرین کی سی تھی۔ اس علاقہ میں سیاسی انقلاب برپا کرنے کیلئے ضروری تھا کہ خود اس علاقہ ہی کی آبادی میں پہلے اخلاقی و ذہنی انقلاب برپا کر دیا جاتا تاکہ مقامی لوگ اسلامی نظام حکومت کو سمجھنے اور اس کے انصار بننے کے قابل ہو جاتے دونوں لیڈر غالباً اس غلطی میں مبتلا ہو گئے کہ سرحد کے لوگ چونکہ مسلمان ہیں اور غیر مسلم اقتدار کے ستائے ہوئے بھی ہیں اس لئے

(باقی ص ۵ پر)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ۔ ھو الناصر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

جماعت احمدیہ کے نام

ـــ رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ـــ

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر جماعت میں جمعہ کے خطبہ سے پہلے امام اسے پڑھ کر سنایا کرے)

(۱) آپ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالیٰ نے کیا ہے

(۲) آپ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ساٹھ سال اس کام کو ہر قسم کی قربانی کر کے کیا ہے

(۳)۔ آپ وہ ہیں جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا مثیل قرار دیا ہے۔

(۴) آپ وہ ہیں کہ جنہوں نے درجنوں ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے

(۵) آپ وہ ہیں کہ دشمن بھی آپ کے اس کام کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتا چلا آیا ہے۔

(۶) آپ کے اس کام کی وجہ سے باوجود تھوڑا اور غریب ہونے کے لوگ آپ کو بڑا اور امیر سمجھتے ہیں۔

(۷) آپ نے پندرہ سال اسلام کی خدمت کیلئے خاص بوجھ اٹھایا ہے۔

(۸) اب سولھویں سال میں کسی نہ کسی غفلت یا گناہ کی وجہ سے آپ کی قربانی میں ایک خطرناک کمی پیدا ہو گئی ہے

(۹) تبلیغ رک رہی ہے مشن بے کار ہو رہے ہیں۔ مرکز معطل ہو رہا ہے۔

(۱۰) اسلام اور احمدیت کے سپاہیو! ابھی وقت ہے اٹھو! اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کر کے رکھ دو۔

(۱۱) تحریک جدید کے سولھویں اور چھٹے سال کے چندے فوراً ادا کر کے دنیا کو بتا دو کہ آپ اب بھی زندہ ہیں۔

(۱۲) میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں آپ کا فرض ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کیا ہے؟

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

بھائیو! آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ کسی مذہب کے قبول کرنے یا کسی خاص عقیدہ کے اختیار کرنے کا مقصد صرف اور صرف راہ نجات کا پانا اور خدا کی رضا حاصل کرنا ہے۔ تحریک احمدیت یا احمدیہ عقائد کے متعلق شاید آپ نے اچھے یا برے خیالات سنے ہوں گے اور آپ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو دیکھا ہوگا۔ ان حالات میں احمدیت کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے آپ کے دل میں طبعی طور پر ایک زبردست خواہش ہونی چاہیئے۔ اور بلاشبہ اگر آپ کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ احمدیہ عقائد ہی صحیح عقائد ہیں اور اس زمانہ میں احمدیت ہی اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے حصول کا واحد ذریعہ ہے تو آپ کو احمدیت کے قبول کرنے میں ہرگز پس و پیش نہیں ہونا چاہیئے

اگر کسی بھائی کا یہ خیال ہو کہ احمدیت کسی نئے دین اور نئی شریعت کا نام ہے تو یقیناً وہ بھائی غلطی خوردہ ہے۔ اسی طرح اگر کوئی سمجھتا ہے کہ جماعت احمدیہ بھی دیگر فرقوں پیروں اور صوفیاء وغیرہم کے طریقوں کی طرح ایک فرقہ یا طریقہ ہے تو وہ بھی سخت غلطی میں مبتلا ہے۔ احمدیت نہ تو کسی نئی شریعت کو پیش کرتی ہے اور نہ ہی وہ محض ایک طریقہ ہے بلکہ وہ سچ مچ اسلام ہاں حقیقی اور زندہ اسلام کا اس آخری زمانہ میں دوسرا نام ہے احمدیت اسلام کی حیات ثانیہ اور جماعت احمدیہ اوّلین مسلمانوں کی حقیقی وارث ہے۔ بے شک ہماری شریعت قرآن مجید اور ہمارے شفیع حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ اپنی تعلیم کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح صـ۱۳)

لیکن بایں ہمہ احمدیہ تحریک چونکہ آسمانی تحریک ہے اور اس سلسلہ کا بانی خدا کا فرستادہ اور تجدید دین اسلام کے لئے اس کی طرف سے مامور ہے اس لئے بلاشبہ اس پر ایمان لانا اور اس سلسلہ میں داخل ہونا ازبس ضروری ہے۔

اس جگہ طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ جبکہ احمدیہ تحریک نیا دین اور نئی شریعت پیش نہیں کرتی تو وہ کون سے عقائد ہیں جن میں جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمان کہلانے والوں میں اختلاف ہے؟ اور کس بنا پر مسلمان کہلانے والے بھائیوں کے لئے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا ضروری ہے؟ اس سوال کے جواب کے لئے میں ذیل میں مختصراً اختلافی عقائد کا ذکر کرتا ہوں۔

اوّل:۔ دیگر فرقے اور ان کے علماء عام طور پر یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں منسوخ آیات موجود ہیں یعنی ایسی آیات جن کو پڑھا تو جاتا ہے مگر ان کا حکم باطل ہو چکا ہے قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں۔ آپ بآسانی جان سکتے ہیں کہ نسخِ قرآن کا یہ غلط اعتقاد قرآن مجید کی اعلےٰ شان پر بدنما دھبہ ہے اور اشاعت اسلام کے رستہ میں خطرناک روک۔ اور شاید آپ پکار اٹھیں کہ کونسا عالم قرآن پاک میں منسوخ آیات کا قائل ہے؟ ہم تو اس عقیدہ سے سخت بیزار ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کا ضمیر یہی کہے گا۔ لیکن پیارے بھائی! یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ظہور تک قریباً سب علماء اور آج تک تمام فرقے بحیثیت فرقہ یہی عقیدہ رکھتے تھے اور رکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں منسوخ آیات پائی جاتی ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے ... "عددِ آیاتِ منسوخہ بپانصد رسانیدہ اند" منسوخ آیات کی تعداد پانچ سو تک پہنچائی ہے۔ (الفوز الکبیر صـ۱۸)

علامہ سیوطیؒ نے بیس آیات کو منسوخ قرار دیا ہے (اتقان جلد ۲ صـ۲۳) شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ کے عقیدہ میں پانچ آیات تو ضرور منسوخ ہیں۔ (الفوز الکبیر صـ۲۱)

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ میں وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے فرمایا کہ قرآن مجید کا ایک شعشہ نہ منسوخ ہوا۔ نہ ہو سکتا ہے نہ ہوگا۔ اور اسی بناء پر جماعت احمدیہ ہی وہ اکیلی جماعت ہے جو قرآن پاک میں منسوخ آیات کے وجود کی منکر ہے۔ ہمارے عقیدہ میں قرآن مجید نے سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا مگر قرآن مجید کبھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ نہ سارا قرآن جیسا کہ بہائی کہتے ہیں اور نہ اس کی بعض آیات جیسا کہ علماء صاحبان عقیدہ رکھتے ہیں۔ سچ مچ زمین و آسمان کا ٹل جانا اس شریعت کے ایک حکم کے ٹل جانے سے زیادہ آسان ہے۔

در اصل علماء کہلانے والے قرآنی آیات کو بے ترتیب۔ بے ربط۔ قرآنی قصص کو محض بیان ماضی۔ قرآنی فصاحت میں عجمی کلمات کی بناوٹ اور فہم قرآن کو محض علامہ رازی و زمخشری وغیرہ ہم پر ہی ختم سمجھتے تھے۔ اس لئے وہ آیات۔ قرآن پر تدبّر کرنے کے عادی نہ تھے مشکل آیات کو "متشابہات" کہہ کر ناقابل فہم بتلاتے تھے۔ لیکن احمدیت نے قرآن پاک کو اس کی اصلی شان میں پیش کیا اور ان بدصورت داغوں کو اس کے خوبصورت چہرہ سے دور کیا۔ بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں ؎

جمالِ و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

دوم:۔ دیگر فرقے شیعہ و سُنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان پر خاکی جسم کے ساتھ زندہ مانتے ہیں۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسےٰؑ آج دو ہزار برس گزر جانے پر ۳۳ برس کے جوان ہیں اور وہ کھانے پینے اور دیگر حوائج بشریہ کے محتاج نہیں۔ وہ لوگ یہ بھی مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں سب سے بڑے فتنہ کا قلع قمع کرنا مسلمانوں کی بگڑی کو بنانا اور اسلام کو روئے زمین پر پھیلانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاس قدسیہ سے تربیت یافتہ کسی محمدی پاکیزہ نفس وجود کا نہیں بلکہ حضرت عیسےٰؑ کا ہی کارنامہ ہے۔

بلاشبہ ان خیالات کے قائل قرآن مجید سے اپنی تائید میں کوئی آیت پیش نہیں کر سکتے لیکن تاہم آپ خدارا غور کریں کہ حضرت مسیحؑ کے متعلق یہ خیال توحید باری تعالےٰ اور عظمت نبویؐ کے صحیح عقیدہ سے کس قدر دور ہے؟ میں نہیں کہتا آپ کا دل کہے گا کہ اس کائنات میں سے اگر کوئی وجود جسمِ خاکی کے ساتھ زندہ باقی رکھا جاتا۔ یا وہ دوبارہ اہل دنیا کی طرف مبعوث کیا جاتا تو وہ صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود اطہر تھا ؎

بدنیا گر کسے پائندہ بودے
ابوالقاسم محمدؐ زندہ بودے

لیکن جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے تو اور کون ہے جو آج تک باوجود فرمانِ خداوندی اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ۔ ایک حالت پر زندہ مانا جائے؟ ؎

غیرت کی جا ہے عیسےٰؑ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاںؐ ہمارا

سوم۔ غیر احمدی زندہ خدا کی زندہ تجلیات کے معرضِ وجود میں آنے سے منکر اور ان کے علماء اپنی خشک حالت پر قیاس کر کے اللہ تعالےٰ کے الہام اور وحی کے دروازے کو سب اہل روحانیت کیلئے بھی یکسر مقفل قرار دیتے ہیں۔ وہ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی کو یکساں طور پر بند مانتے ہیں۔ لیکن حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد کیلئے آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ وہ نبی تھے اور جہاں ہوں نبی رہیں گے (وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ۔ سورہ مریم)

ہمارا عقیدہ اس بارہ میں بانی سلسلہ احمدیہ ہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوّت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔" (تجلیات الٰہیہ صـ۲۵)

چہارم:۔ دوسرے فرقے آنے والے موعود کیلئے آسمان کی راہ تک رہے ہیں یا کچھ لوگ ایک عظیم الشان مصلح کو کسی خاص غار سے نکلتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ آنے والا صدی کے عین سر پر وقت مقررہ پر آیا مگر اکثر لوگوں کی آنکھیں ہنوز اس کو شناخت نہ کر سکیں۔

بے شک وہ آسمان سے اترا جیسا کہ سب نبی آسمان سے آئے کیونکہ وہ زمینی نہیں بلکہ آسمانی تھا ہاں وہ غار ہی سے نکلا جیسا کہ انبیاء غاروں سے نکلتے رہے۔ وہ گمنام اور گوشہ نشین تھا۔ مگر مشیت ایزدی اس کو باہر لائی۔

آج چودھویں صدی کے ستّر برس گزر رہے ہیں مگر ہمارے بھائیوں کے خیال ابھی تک اس صدی کے سر پر ظاہر ہونے والا مجدد ظاہر نہیں ہوا۔ ضلالت اکنافِ عالم پر حکمران ہے مگر وہ کہتے ہیں ابھی تک مہدی معہود رونما نہیں ہوا۔ کشتِ روحانیت تباہ ہو گئی اور روحانی عالم پر موت طاری ہو گئی۔ مگر ان کا گمان ہے کہ ابھی تک مسیحا کے زمان کا نزول نہیں ہوا۔ لیکن یہ سب غلطیاں ہیں۔ جن میں دیگر اقوام کی طرح ہمارے بھائی بھی مبتلا ہو گئے۔ ورنہ خدا کا وعدہ سچا نکلا۔ اس کے رسول کا فرمودہ درست ثابت ہوا۔ اور خدا کی طرف سے آنے والا مقدس مصلح حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بروقت ظاہر ہوا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے میری پیاری قوم! اس وقت کو غنیمت سمجھ۔ یہ تیرا گمان صحیح نہیں ہے کہ اس صدی کے سر پر آسمان و زمین کے خدا نے کوئی مجدد اپنی طرف سے نہ بھیجا۔ بلکہ کافر اور دجال بھیجا تا زمین میں فساد پھیلائے۔ اے قوم! نبی علیہ السلام کی پیشگوئی کا کچھ لحاظ کر اور خدا تعالےٰ سے ڈر اور نعمت کو رد مت کر ؎

غافل مشو گر عاقلی دریاب گر صاحبدلی
شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را"
(آئینہ کمالات اسلام صـ۲۶)

بھائیو! یہ موٹے موٹے چار اختلافی عقائد کو آپ کے سامنے رکھتا ہوا محبت بھرے دل کے ساتھ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ خدارا ان باتوں پر غور کریں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا بھی کریں کہ وہ صداقت کا راستہ اپنے فضل سے ظاہر فرمائے۔ کیونکہ اس کے بغیر راہِ حق پانا ناممکن ہے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

سپین کی سرزمین میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ تبلیغ اسلام

وزیر خارجہ۔ ہز ایکسیلنسی جنرل فرانکو کے داماد مختلف صوبوں کے گورنروں سے ملاقات۔ چوٹی کے اخبار میں احمدیت کا ذکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مکرم چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر واقف زندگی مقیم سپین)

گذشتہ دو سالوں کی طرح خاکسار اس سال بھی ثاراگوثا صنعتی میلہ کے موقعہ پر گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں عطر وغیرہ فروخت کرنے کا موقعہ ملا۔ وہاں تبلیغ کرنے کا بھی کافی موقعہ ملا۔ الحمد للہ۔ ۱۵ کے قریب کتب فروخت کیں۔ اور پندرہ کے قریب مفت تقسیم کیں۔ اپنے سٹال پر کسی مذہبی موضوع کے شروع ہونے پر کچھ تقریر کا موقعہ مل جاتا۔ اور لوگ کثرت سے جمع ہو جاتے۔

تین صوبوں کے گورنر بندہ کے سٹال پر

چونکہ صنعتی نمائش کے صدر اور ڈائریکٹر بندہ کے واقف ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ بندہ اسلام کا مبلغ ہے۔ جب کبھی بھی کوئی اعلیٰ حاکم آتا ہے۔ ہمیشہ میری میز پر لا کر ان سے میرا تعارف کراتے ہیں۔ اور بندہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ عطر اور اگربتی کا تحفہ پیش کر دیتا ہے۔ چنانچہ افتتاح کے روز ڈائریکٹر جنرل آف کامرس گورنر و لارڈ میئر ثاراگوثا۔ انسپکٹر جنرل کامرس میرے سٹال پر آئے۔ اور بندہ نے ان کی خدمت میں عطر وغیرہ کا تحفہ پیش کیا۔ اسی طرح Santander (سانتندیر) Huesca کے گورنر۔ جنرل فرانکو کے داماد Marques de Villaverde وغیرہ تشریف لائے۔

وزیر خارجہ سپین بندہ کی میز پر

وزیر خارجہ Sr. Martin Artajo سینیور مارطین آرتاجو بھی ایک روز نمائش دیکھنے کے لئے آئے۔ متعدد شیشیاں عطر و اگربتی ان کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ ان سب لوگوں کو حیرانگی اس بات پر ہے۔ کہ مبلغ ہو کر یہ عطر فروخت کرتے پھرتے ہیں۔ اور ان سب کو عطر فروخت کرنے کی وجہ بتانی پڑتی ہے۔

صوبہ اراگون کے چوٹی کے اخبار میں احمدیت کا ذکر Heraldo de Aragon

جو اس صوبہ اور علاقہ کا چوٹی کا اخبار ہے۔ ۱۹ اگست کی اشاعت میں خاکسار کے فوٹو کے ساتھ ایک لمبا آرٹیکل شائع کیا۔ عنوان یہ تھا "کرم الٰہی ظفر مبلغ اسلام" "ان کا تعارف نمائش میں عطر فروخت کرتے ہوئے ہوا"۔ اس کے بعد اخبار احمدیت کی تعلیم پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس آرٹیکل کا کافی فائدہ ہوا کہ اکثر جن کو علم نہ تھا۔ کہ بندہ احمدیت کا مبلغ ہے ان کو علم ہو گیا۔

انفرادی ملاقاتیں

باوجودیکہ اس سال بندہ کو اسلامی اصول کی فلاسفی کی طباعت کی خاطر جلد میڈرڈ آنا پڑا۔ پھر بھی دو دن مختلف دوستوں جن سے پہلے کا تعارف ہے۔ کے گھر گیا۔

فوج کے ایک لیفٹیننٹ صاحب نے جو اسلام کا اقتصادی نظام پڑھ چکے ہیں۔ اور تین سال سے تعارف ہے۔ اپنے ہاں کھانے پر مدعو کیا۔ اور قریباً پانچ گھنٹے ان کو اور سارے خاندان کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ خدا کے فضل سے صداقت احمدیت کے قائل ہیں۔ اور اعتراف کرتے ہیں۔ کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے تیار ہیں۔ مگر اپنی ملازمت کی وجہ سے گھبراتے ہیں۔ کہ تبدیلی مذہب کی بناء پر کہیں حکومت اور چرچ تنگ نہ کرے بندہ نے ان کو کہا کہ احمدیت اور اسلام کو جاننے سے قبل آپ عیسائی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حق کی خاطر صلیب کی تکلیف اٹھائی۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صلیبی موت سے بچا لیا۔ مگر وہ صداقت کی خاطر جان کی قربانی پیش کر چکے تھے۔ انہوں نے وعدہ کیا۔ مزید غور کریں گے۔

ایک اور دوست نے بھی گھر پر مدعو کیا۔ اور یہ بھی سلسلہ کے بہت قریب ہیں۔ حکومت اور چرچ کے خوف کی وجہ سے قدم نہیں اٹھاتے۔ ہر چند کہ بندہ ان کو جرأت دلاتا ہے۔ کہ اول تو بین الاقوامی حالات کی وجہ سے یہاں کی اندرونی پالیسی بھی مذہبی معاملہ میں تبدیل ہو رہی ہے۔ نیز اگر حق مانگنے والے ہی نہ ہوں۔ تو مذہبی آزادی کا حق آخر کیسے ملے گا۔

بہت سے یونیورسٹی کے طلباء جو وکالت۔ ڈاکٹری کیمیا فزکس پڑھتے ہیں نیز حیوانات کے ڈاکٹر سے تعارف کا موقعہ ملا۔ اور تبلیغ احمدیت کی۔ اللہ تعالیٰ اسے دعا ہے۔ کہ جلد اس شہر میں احمدیت کا بیج بو دے۔ مریم کنواری کا بت جو اس شہر میں ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ خود چھوڑ گئی ہیں۔ اور تمام ہسپانوی قوم۔ سپین۔ امریکہ۔ فلپائن وغیرہ کی وہ مالکہ ہے۔ اور ان کی حفاظت کرتی ہے۔ بدقسمتی سے Fernando کیتھولک بادشاہ اراگون کے علاقہ کا ہی تھا۔ جس نے قستالہ کی ملکہ ازبیل سے شادی کر کے دو علاقوں کی حکومت کو ایک کر دیا۔ اور پھر مسلمانوں کو ان کی آخری سلطنت غرناطہ سے بھی نکال دیا۔ ان دونوں کی قبریں غرناطہ کی پرانی جامعہ مسجد میں بنی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے۔ اسلام پھر غالب ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا سچا دین ہمیشہ کے لئے کبھی بھی مغلوب نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ احمدیت کے ذریعہ ان ملکوں کی سعید روحوں کو اسلام کی آغوش میں لے آئے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

تنجر (شمالی افریقہ) میں ایک دن

برادران چودھری ناصر محمد صاحب سیال۔ چودھری محمد عبد اللہ صاحب واقفین فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ پاکستان جاتے ہوئے کا رمیں سپین بھی تشریف لائے ان کے ہمراہ ایک اور احمدی دوست میاں عبد الوہاب صاحب جو لنڈن میں ملٹری ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ بھی تھے۔ ہر سہ احباب نے خواہش ظاہر کی۔ کہ بندہ قرطبہ۔ غرناطہ وغیرہ ان کے ساتھ جائے۔ چونکہ یہ دوست۔ ہسپانوی و فرانسیسی مراکو۔ الجیریا۔ ٹیونس وغیرہ میں سے ہو کر جا رہے تھے۔ بندہ کی خواہش تھی۔ کہ اس علاقہ اور وہاں کے مسلمانوں کی حالت کو دیکھے۔ اور ان اسباب پر غور کرے۔ کہ وہی مسلمان جو ان علاقوں سے سپین میں داخل ہوئے۔ اور اسلام کے نام کو روشن کیا۔ یورپ کو تہذیب و تمدن سکھایا۔ ان کے زوال کے کیا اسباب ہیں اور آج ان کی کیا حالت ہے اور غلبہ اسلام کے لئے ان لوگوں کو کیسے بیدار کیا جا سکتا ہے۔

تنجر میں داخل ہوتے ہی قرآن کریم کی آیت آنکھوں کے سامنے آ گئی۔ وما کان اللہ یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم۔ اس شہر کے بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے ہر قوم کے لوگ اس میں آباد ہیں۔ انگریز امریکن۔ فرنچ۔ ہسپانوی وغیرہ۔ مگر کثرت مسلمانوں کی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے ہندوستانی بھی وہاں اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ اکثر لوگ ہسپانوی۔ فرنچ اور انگریزی زبان جانتے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ غربت۔ جہالت مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ صرف مسلمان ہی نسبتاً زیادہ گندے ہیں۔

حالانکہ اسلام پانچ فرض نمازوں سے قبل وضو کا حکم دیتا ہے۔ جگہ جگہ مسلمان بھیک مانگ رہے تھے۔ سخت گرمی کے موسم میں پرانی طرز کا اون کا جبہ پہنتے ہیں۔ چوری کی عام عادت ہے۔ خصوصاً جیب کترے تو کثرت سے ہیں۔ دھوکہ بازی ان کا عام مشغلہ ہے۔ حیرت ہے کہ ہمارے ملک کے باشندوں سے بھی بدتر حالت ہے۔ یورپ سے ملتا ہوا براعظم مگر مادی ترقی میں بھی سب سے پیچھے۔

افسوس یورپ کی مادی ترقی سے تو ان لوگوں نے کیا فائدہ اٹھانا تھا۔ ہاں ان کی ہر قسم کی بدیاں اور عیوب حاصل کر لئے۔ شراب پینا کوئی گناہ نہیں سمجھا جاتا۔ افسوس چونکہ بندہ نے ۲۵ اگست کو ہیگ (ہالینڈ) میں یورپین انچارج مشنریز کی کانفرنس میں شامل ہونا تھا۔ اس لئے سوائے ایک روز کے بعد واپسی کے سوا چارہ نہ تھا۔ اور باقی افریقہ دیکھنے کا بھی پروگرام ترک کرنا پڑا۔ ۲۰ اگست کو ہم تنجر پہنچے تھے۔ ایک تاجر دوست جو میڈرڈ میں ایک دفعہ آئے تھے ان کے ہم مہمان تھے۔ انہوں نے بعض اپنے دوستوں سے ملاقات کرائی۔ ایک روز گھر میں پرتکلف کھانے کی دعوت دی۔ اور استقلال پارٹی کے لیڈر علال الفاسی سے ملاقات کا انتظام کیا۔ ان کو احمدیت کی تبلیغ پہنچائی۔ اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ سپین میں مسلمانوں کی وقتی شکست کو اب دوبارہ فتح کی صورت میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ اور بتایا مسلمان آج اگر ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے پہلا کام یہ ہے۔ کہ اپنے فرقہ وارانہ اختلاف کے باوجود سیاسی طور پر متحد ہو جائیں۔ اور پھر حقیقی مسلمان بننے کی کوشش کریں۔ آج اگر مسلمان قوم خواہ دنیا کے کسی حصہ میں ہی آباد کیوں نہ ہو۔ اگر اسلام کے حکموں پر عمل کرنا شروع کر دے۔ تو ان کی ذلت کے دن ختم ہو جائیں۔ اور پھر وہ زندہ قوم بن جائے۔

انہوں نے پاکستان و ہندوستان کے متعلق بھی تفصیلات پوچھیں۔ جو ان کو بتائی گئیں علال الفاسی صاحب نے اسلام کے اقتصادی نظام کی مزید کاپیاں بھجوانے کی درخواست کی۔ اور پانچ پونڈ مشن کے لئے عطیہ دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اے خدا تو خود مسلمان قوم کو بیدار کر۔ احمدیت کی ترقی کے سپین اور شمالی افریقہ میں اسباب پیدا کر تا کہ اسلام کی خدمت میں قربانی کرنے میں یہ قوم بھی حصہ لے۔ آمین۔

ولادت

۱۳/۱۱/۵۰ کو مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب انچارج سول ہسپتال تر ناب فارم ضلع پشاور کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تیسرا فرزند عنایت فرمایا نام اقبال احمد رکھا گیا۔ احباب مولود مسعود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

فقیر اللہ خان ترناب فارم ضلع پشاور

درخواست دعا۔ خاکسار کا لڑکا عبد الحامد سخت بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ عزیز کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الواحد خان مبلغ سلسلہ احمدیہ بھکر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالی قربانی اور جماعت احمدیہ کا فرض

(از محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم اے لاہور)

آج کل الفضل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جو پیغام شائع ہو رہا ہے۔ وہ ہر اس احمدی کے دل کو ہلا دینے کے لئے کافی ہے جس کے دل میں ذرا بھر بھی ایمان موجود ہے۔ یہ اس ہستی کے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں جو وسیع دل کی مالک اور اپنی جماعت کے ہر فرد سے بے حد محبت کرنیوالی ہے۔ حضور کو جو محبت اپنے متبعین سے ہے اس کا مقابلہ اس محبت کے ساتھ بھی نہیں کیا جا سکتا جو ماں کو اپنے بچے کے ساتھ ہوتی ہے ابھی تو تھوڑے ہی عرصے کی بات ہے تقسیم ہند کے موقع پر جب کہ چاروں طرف لوٹ مار مچی ہوئی تھی۔ نفسا نفسی کا عالم تھا۔ کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوتا تھا۔ ماؤں نے بچوں کو چھوڑ دیا۔ باپ نے بیٹوں کو چھوڑ دیا۔ بہن کو بھائی کا ہوش نہ رہا۔ ایسے وقت میں حضور نے اپنی جماعت کی مدد جس طرح دعاؤں اور تدابیر کے ساتھ کی وہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حضور کو اپنی جماعت کے افراد کیساتھ اس سے کہیں زیادہ ہمدردی ہے۔ جو ماں کو اپنے بچے کے ساتھ ہوتی ہے۔ ایسی محسن ہستی کی ہر آواز پر لبیک کہنا فرض کا ادا کرنا ہے اور ذرہ بھر تغافل برتنا احسان فراموشی کے مترادف ہے۔ اور یہ مومن کی شان کے خلاف ہے۔ اس مختصر تمہید کے بعد میں اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ کہ جب بھی کبھی کوئی قوم ترقی کرنا چاہتی ہو۔ خواہ وہ ترقی روحانی ہو یا دنیاوی ہی اس قوم کے ہر فرد کو قربانی کرنا پڑتی ہے

قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے جو مالی اور جانی قربانیاں کیں ان سے تو ہر شخص واقف ہے کفار جنہیں کسی ثواب کی امید نہ تھی۔ انہوں نے بھی اپنی جھوٹی روایات کو قائم رکھنے کے لئے بے دریغ مالی اور جانی قربانیاں کیں۔ مثلاً جنگ بدر کے موقع پر کفار کی یہ تجویز تھی کہ ہم مکے سے شام کی طرف تجارت کی غرض سے جائینگے اور واپسی پر اسی روپے کے بدلے سامان جنگ خرید کرلے آئینگے۔ اس قافلے میں قریش نے اپنی ساری پونجی لگا دی۔ چنانچہ تاریخوں میں لکھا ہے۔ کہ قریش اپنا قافلہ لے کر شام کی طرف گئے اس قافلے میں ایک ہزار اونٹ تھے اور قریش کا بہت مال و دولت اور ساز و سامان تھا کیونکہ کوئی قریشی مرد اور عورت ایسی نہ تھی۔ جس نے اپنا زیور اور مال نہ بھیجا ہو۔ یہاں تک کہ عورتوں نے اوسطیوں کا زیور تک بھی اتار کر دے دیا تھا جرمن قوم کی مالی اور جانی قربانی کی مثال کو لے لیجئے۔ اس قوم نے اپنے ملک کی موہوم ترقی اور دنیا میں طاقت حاصل کرنے کے لئے جو جو قربانیاں کی ہیں وہ اہل بصیرت کے لئے سبق آموز ہیں جرمن قوم نے اپنے مال اور دنیا کے بہترین جوان اپنی حکومت کے حوالے کر دیئے۔ جب حکومت کی جنگی اسلحہ جات مثلاً ٹینک وغیرہ بنانے کی ضروریات باہر سے درآمد کئے ہوئے اور ملکی لوہے سے پوری نہ ہو سکیں تو جرمن حکومت نے عوام سے اپیل کی کہ لوگ اپنے گھروں میں جو بھی لوہے کی فالتو چیزیں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ حکومت کے حوالے کر دیں۔ کہتے ہیں کہ جرمن لوگوں نے تمام لوہے کی چیزیں۔ یہاں تک کہ بعض نے تو گھر کے دروازوں کے کنڈے اور چٹخنیاں تک اتار کو حکومت کو بھجوا دیں۔ کس قدر قابل قدر قربانی کی یہ روح ہے اسی طرح ہر ہٹلر نے ایک دفعہ جنگ کے دوران میں اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے ریڈیو پر ایک پیغام نشر کیا۔ جس میں اس نے کہا "اے جرمن قوم اس وقت تیری زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے۔ میں تیری کشتی سیاست کا ناخدا ہوں۔ اگر تو کامیابی چاہتی ہے تو میری اندھا دھند اطاعت کر" چنانچہ جرمن لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جرمن قوم شکست کھا گئی اس کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا۔ اس کا ملک پہلے سے بھی زیادہ ذلیل ہو گیا لیکن اس نے ایک ایسا عظیم الشان انقلاب ضرور برپا کر دیا تھا جس کے اثرات آج ۱۲ سال کے عرصے کے بعد بھی ابھی تک زائل نہیں ہوئے

میں غیر مسلم اقوام کی مثالیں اسلئے پیش کر رہی ہوں کہ وہ لوگ ایک ایسے مقصد کے لئے قربانیاں کرتے تھے جس کی کامیابی پر انہیں خود بھی یقین نہیں ہوتا تھا۔ کفار مکہ کو کسی اُخروی زندگی اور ثواب کی امید نہ تھی اور جرمن لوگ تو مذہب کے قائل ہی نہیں تھے اسی طرح کفار مکہ کو یہ یقین نہیں ہوتا تھا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلے سے کامیاب ہو کر واپس آئینگے وہ ہر دفعہ شکست کھاتے لیکن ہر اگلی دفعہ پہلے سے زیادہ قربانی کا مظاہرہ کرتے۔ اس کے مقابلے میں ہمارے مقاصد عالی ہیں ہم صداقت کے علمبردار ہیں۔ ہماری فتح کے متعلق خدا تعالےٰ کی بشارات موجود ہیں۔ ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کے مثیل ہیں لہذا ہماری قربانیاں بھی ہر رنگ میں ہمارے اسلاف کی طرح ہونی چاہئیں۔ خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین اموالھم وانفسھم بان لھم الجنۃ۔ خدا تعالےٰ نے مومنوں سے ان کے اموال اور جانیں خرید لی ہیں کیونکہ ان کے بدلے انہیں جنت ملے گی۔

جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے واضح ہے کہ ہم سے پہلی قومیں قدیم روایات کو قائم رکھنے اور اپنے ملک کی طاقت کو بڑھانے کے لئے اپنی استطاعت سے بڑھ کر حیران کر دینے والی بے مثال قربانیاں کرتی چلی آئی ہیں تو ہمارے لئے غیرت کا مقام ہے کہ ہمارے خلیفہ ہمیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائیں۔ ہم میں سے ایک فرد کی زندگی میں نہیں بلکہ پوری قومی زندگی (جو سینکڑوں ہزاروں سال تک پھیلتی چلی جاتی ہے) کے ریکارڈ میں بھی یہ بات نہیں پائی جانی چاہیئے کہ اس جماعت پر غفلت کا ایسا وقت بھی آیا تھا کہ اس نے اپنی جماعت کے لئے مالی قربانی کرنے سے ذرہ بھر بھی دریغ کیا تھا۔ ہمارے سامنے اس وقت کفار مکہ کی طرح مٹی کے بنے ہوئے خود ساختہ بتوں کی عزت کا سوال نہیں۔ اور نہ ہی جرمنی کی طرح اپنے ملک کی سیاسی طاقت بڑھانے کا سوال ہے۔ بلکہ ہمارے سامنے خدا تعالےٰ اور اسکے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور اس کے بھیجے ہوئے دین اسلام کے احیاء کا سوال ہے۔ دین اسلام خدا اور اس کے رسول کی ایک امانت ہے جس کے امین بننے کی سعادت ہمیں حاصل ہوئی ہے پس ہمیں اپنے آپ کو ہر طرح سے اس امانت کے امین بننے کے اہل ثابت کرنا چاہیئے۔ حضور کی طبیعت ایک طویل عرصے سے علیل چلی آ رہی ہے۔ جہاں تک میں سمجھتی ہوں۔ جماعت کی اس وقتی غفلت (خدا کرے کہ وہ عارضی اور وقتی ثابت ہو) نے بھی حضور کی صحت پر یقیناً برا اثر ڈالا ہوا ہے (پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے عمل سے فوری طور پر اس نقصان کا تدارک کریں اور خدا تعالےٰ کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے کے لئے اپنی مالی قربانی کی رفتار کو پہلے سے کئی گنا تیز کر دیں۔

بعض دفعہ انسان کی نیت تو نیک ہوتی ہے لیکن وقتی سستی غالب آ جاتی ہے جو اس نیکی کو تاخیر میں ڈال دیتی ہے۔ مثلاً کئی لوگ ایسے بھی ہوں گے جو یہ سوچ لیتے ہوں گے کہ میرے پانچ روپے یا دس روپے کے چندے سے کونسا انجمن کو نقصان ہو جائے گا۔ اگلے مہینے دے دیں گے۔ جب اگلا مہینہ آتا ہے۔ تو وہ پانچ یا دس کی بجائے دس یا بیس بن جاتے ہیں اس دفعہ پھر وہ اس طرح ٹال دیتا ہے ہوتے ہوتے تین چار مہینے میں وہ رقم اتنی بڑی ہو جاتی ہے کہ اس کے لئے اکٹھی رقم کا ادا کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ آئندہ کے لئے وہ چندہ بھجوانا بالکل ہی بند کر دیتا ہے۔ پچھلا حساب وہ صاف نہیں کر سکتا۔ اس لئے آئندہ بھی چندہ نہیں بھجواتا۔ اگر تحقیقات کی جائے تو جماعت میں کئی مثالیں ایسی ملیں گی۔ جب بہت سے لوگ یہ سمجھکر کے میرے اکیلے کے چندے سے کوئی کمی نہیں آئے گی۔ چندے میں سستی کرتے ہیں اور انجمن کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ جاتا ہے اگر تھوڑی سی توجہ اور کوشش کی جائے۔ تو اس نقص کو آسانی کے ساتھ دور کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ریلوے کے ملازمین جانتے ہیں کہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ کے کئی سیکشن ہیں ہر سیکشن کے احمدی ملازمین اپنا ایک سیکرٹری مال چنیں۔ اور جس دن تنخواہ ملے وہیں دفتر میں سب کا چندہ اکٹھا ہو جائے سب احمدی ملازمین اگر اس صورت میں چندہ دینے کا انتظام کریں۔ تو کبھی بھی ایسی سستی پیدا نہ ہو اور انجمن کی آمد میں اس طرح سے کافی اضافہ ہو سکتا ہے۔

دعا ہے کہ خدا تعالےٰ ہماری کوتاہیوں کو محض اپنے فضل سے دور کرے اور ہمیں ایسی قربانیوں کی توفیق دے کہ حضور کا رنج خوشی میں تبدیل ہو جائے۔

درخواستہائے دعا

میں کئی روز سے بہت بیمار چلا آ رہا ہوں۔ میری لڑکی بھی کئی روز سے بیمار چلی آ رہی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

(اللہ بخش ملتان شہر)

(۲) خاکسار ایک لمبے عرصے سے سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ باوجود کوشش کے ان سے نجات نہیں پا سکا۔ احباب میری فراخ حالی کے لئے دعا فرمائیں (اللہ بخش ٹھیکیدار (آف دعیہ) خانقاہ ڈوگراں)

(۳) خاکسار کے والد محترم میاں حبیب اللہ صاحب ربوہ میں چند دنوں سے بعارضہ بخار شدید طور پر بیمار ہیں احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد سیالکوٹی لاہور)

(۴) میرے والد بیمار رہتے ہیں اور خود بھی بیمار رہتا ہوں احباب دعائے صحت فرمائیں (شیخ محی الاسلام نسیم سانگلہ ہل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اہل اسلام کیلئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہے!"

(مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی)

اہلحدیثوں کے نزدیک اسلامی جہاد کی تشریح اور قلمی جہاد کی تلقین!!

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈووکیٹ اہلحدیث نے لکھا ہے کہ:۔

الف: "مسئلہ جہاد (جو اسلام میں مسلم ہے) کے معنی اہلحدیث عموماً اور مولانا محمد نذیر حسین صاحب محدث خصوصاً ایسے سمجھے ہوئے ہیں۔ جن سے اکثر مقلدین عوام اور بعض خواص حنفیہ کو اتفاق نہیں ہے۔ اس معنے کی تشریح کچھ تو اشاعۃ السنۃ کے مقامات متفرقہ حاشیہ میں ہو چکی ہے۔ اور کچھ نواب صاحب بھوپال کے متعدد تالیفات (مثلاً اتحاف۔ ہدایۃ السائل موائد العوائد۔ روضۂ خصیب۔ تاریخ جدید بھوپال ترجمان وہابیہ وغیرہ) میں پائی جاتی ہے۔ پوری تشریح ہمارے رسائل اقتصاد فی مسائل الجہاد میں ہے جس کی اشاعت اب بہت جلد ہونے والی ہے اس تشریح کا مجمل ماحصل یہ ہے کہ مسلمان رعایا کو اپنی گورنمنٹ سے خواہ وہ کسی مذہب یہودی۔ عیسائی وغیرہ پر ہو۔ اور اس کے امن و عہد میں وہ آزادی کے ساتھ شعار مذہبی ادا کرتی ہو۔ لڑنا یا اس سے لڑنے والوں کی جان و مال سے اعانت کرنا جائز نہیں ہے (بناءً علیہ اہل اسلام ہندوستان کے لئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہے) اور یہ وہ جہاد نہیں ہے۔ جس کا دین اسلام میں حکم آچکا ہے" (رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۷)

ب: "مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے اصل معنی جہاد کے لحاظ سے بغاوت ۱۸۵۷ء کو شرعی جہاد نہیں سمجھا۔ بلکہ اسکو بے ایمانی و عہد شکنی و فساد و عناد خیال کر کے اسمیں شمولیت اور اسکی معاونت کو معصیت قرار دیا۔ اور اس کے برعکس اس غدر میں گورنمنٹ کی خیر خواہی کی اور عین طغیانی طوفان بے تمیزی میں ایک زخمی لیڈی (زوجہ مسٹر لیسن) کی جان بچائی اور اس کے زخم کے معالجہ کے بعد وہ سرکاری کیمپ میں پہنچائی جس پر گورنمنٹ کی طرف سے بھی قدر دانی و توجہ ہوئی۔ اس کی پوری تفصیل سرکاری کاغذات میں موجود ہے۔ اور کسی قدر نمبر ۱ جلد ۵ اشاعۃ السنۃ میں بھی ہو چکی ہے"

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۸)

(ج) "سلطنت روم ہمارا فخر ہے۔ اور سلطان روم ہماری عزت۔ کیونکہ وہ سلطنت اسلامی سلطنت ہے۔ اور سلطان ایک اسلامی بادشاہ۔ لیکن امن عام اور حسن انتظام کی نظر سے (مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کے لئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے اور خاص کر گروہ اہل حدیث کیلئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اسوقت کی تمام اسلامی سلطنتوں (روم۔ ایران۔ خراسان) سے بڑھکر فخر کا محل ہے"

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹۲)

(د) "اس امن و آزادی عام و حسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہل حدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں۔ اور جہاں کہیں وہ رہیں یا جائیں (عرب میں خواہ روم میں خواہ اور کہیں) کسی اور ریاست کا محکوم و رعایا ہونا نہیں چاہتے"

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹۳)

(ہ) "بھائیو! اب سیف کا وقت نہیں رہا۔ اب تو بجائے سیف قلم ہی سے کام لینا ضروری ہو گیا ہے۔ مسلمانوں نے ہاتھ میں سیف کا آنا کیونکر ممکن ہے جب کہ ان کا ہاتھ ہی غدار ہے۔ ہاتھ کن کیلئے ہو۔ ان میں قومی شخص اور وجود ہی نہیں ایک مسلمان دوسرے کا جانی دشمن ہے اور اس کو خونی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ شیعہ سنی کو اور سنی شیعہ کو۔ اہلحدیث اہل تقلید کو وعلیٰ ہذا القیاس اسی نگاہ سے دیکھ رہا ہے" (اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۶۵)

ان پانچ اقتباسات سے اہل حدیث کے مسلک کی پوری وضاحت ہو جاتی ہے۔ وہ انگریزی گورنمنٹ کی مخالفت اور بغاوت کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور انگریزی گورنمنٹ کو اس کے امن و آزادی کے لحاظ سے ہر اسلامی سلطنت سے بہتر سمجھتے ہیں۔ اہل حدیثوں کے نزدیک انگریزوں سے جہاد ناجائز ہے۔ اور معصیت میں داخل ہے۔ وہ مسلمان حکومتوں کی بجائے انگریزی سلطنت کی رعایا بننا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ زمانہ تلوار کے جہاد کا نہیں۔ بلکہ قلم کے جہاد کا ہے۔ کیا اہلحدیث اخبارات ان اقتباسات کی روشنی میں اپنے مسلک کی وضاحت کریں گے؟۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

مسلمانوں کے علمی اور ادبی کارنامے

"عباسی دور (خلفاء کی پیروی میں عام طور پر مسلمانوں کے ہر طبقے میں علمی منافست اور مسابقت کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جہالت فنا ہو گئی اور اُمم مشرقیہ بلکہ تمام اسلامی ممالک میں عربی مصنفات و مؤلفات بکثرت شائع ہو گئیں۔ انہی مصنفات کے بڑے حصے سے جو آج تک موجود ہے۔ عربی لٹریچر مرکب ہے۔ اور یہ ذخیرہ علم و ادب یقیناً دنیا کے مشہور وسیع ترین علوم و ادبیات میں داخل ہے۔

یہ فخر عرب خلفاء کے زمرہ میں ابو جعفر المنصور عباسی کو حاصل ہے۔ کہ اس نے سب سے پہلے عربوں کو دماغی اور ذہنی مشاغل میں مشغول کیا۔ قدماء عرب منازل قمر۔ اور نجوم فلکیہ کے احکام سے واقف و آگاہ تھے۔ ان کو سیارہ کواکب اور بعض دیگر روشن ستاروں کا بھی علم تھا۔ ان ستاروں کو وہ بخوبی پہچانتے تھے۔ بلکہ مابعد اسے اسلام ان کی عبادت بھی کرتے تھے۔ ان کے ہاں حساب سنتین میں قمری یعنی چاند کے مہینوں کا حساب رائج تھا۔ ان کی طبیعت میں فطری جودت تھی۔ اور ان میں اس بات کی کامل استعداد موجود تھی۔ کہ جو بات کہیں سے حاصل ہو۔ اس سے تنہا خود ہی فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ دوروں تک بھی پہنچانے کا واسطہ بنیں۔ چنانچہ جو علم عرب علماء کو حاصل ہوتا تھا۔ اس کی بہت جلد دنیا میں عام اشاعت ہو جاتی تھی۔

قدیم جرمن اقوام اپنے ملکوں سے نکل کر دنیا میں پھیل گئیں۔ اور فتوحات کے ذریعہ نو آبادیاں قائم کر کے سکونت اختیار کر لی مگر انہوں نے ترک وطن اور حصول سلطنت کے بعد بہت دیر میں اپنے تمدن کا آغاز کیا۔ لیکن عربوں کا معجزہ دیکھئے۔ کہ وہ اپنے مفتوحہ ملک میں دین اسلام کا اور اپنی کامل زبان اور اپنے اشعار کے لطائف کو ایک ساتھ پھیلاتے چلے گئے۔

جب تمام یورپ جہالت کی تاریکی اور ظلمت میں تھا۔ اس وقت عربوں کی آنکھیں انوار علم کی چمک سے کھل چکی تھیں۔ منصور کے جانشین خلفاء بھی علوم و فنون معارف کی سرپرستی اور سعی ترقی میں منصور کے ہی نقش قدم پر چلنے لگے۔ اور اپنے مفتوحہ ملکوں سے جلیل القدر علماء کو بلوا کر دربار میں رکھا۔ ان سے یونانی کتابوں کے ترجمے عربی زبان میں کرائے۔ کتب خانے قائم کئے۔ درس گاہیں بنوائیں۔ تعلیم کو عام کیا۔ مدارس میں ارسطو۔ بقراط۔ جالینوس اقلیدس اور ارشمیدس بطلیموس اور اپولونیوس وغیرہ علماء حکماء کی کتابیں پڑھائی جاتی تھیں۔ جن کے ساتھ متن قرآن شریف اور اس کی تفسیر کا درس دیا جاتا تھا۔ علماء و حکماء کی خاص خاص محفلوں اور مجلسوں میں مشکل مسائل علمیہ پر بحث ہوا کرتی تھی۔

عربوں کی دماغی و ذہنی علمی عروج و کمال کی شہادت میں وہ بجنے والی گھڑی پیش کر سکتے ہیں۔ جو خلیفہ رشید نے شاہ فرانس کو ہدیتہً ارسال کی تھی۔ یہ گھڑی نادرۂ روزگار صنعت تھی۔ اور پانی کے ذریعہ سے چلتی تھی۔ عرب علماء خلیفہ مامون الرشید کے عہد کے نامور علماء فلک ہیں۔ کندی یونانی زبان کا بڑا عالم تھا۔ اس نے حساب ہندسہ۔ حکمت۔ نجوم۔ حوادث جویہ اور طب وغیرہ کی دو صد سے اوپر کتابیں تصنیف و تالیف کیں ممالک سپین و مغربی افریقہ کے بڑے بڑے شہروں اشبیلیہ۔ قرطبہ۔ غرناطہ۔ مرسیہ اور طلیطلہ میں بہت بڑے بڑے کتب خانے اور مدرسے موجود تھے۔

غرضیکہ علم الفلک اور علوم ریاضیہ اور علم جغرافیہ میں عربوں نے عظیم الشان اکتشافات کئے۔ علم کیمیا۔ علم نباتات۔ علم طب۔ عربی فصاحت قرآن کی حفاظت۔ عربی زبان کی خدمت۔ علم صرف و نحو۔ علم بیان۔ علم فقہ۔ علم حدیث۔ نئی ایجادات۔ مثلاً قطب نما۔ کاغذ۔ بارود اور آتشبار اسلحہ کی ایجاد۔ ادبیات کی تہذیب تالیفات میں خوبی پیدا کرنے کی کوشش دلچسپ قصص و حکایات اور دیگر حکایات ضرب المثلیں اور مجموعہ آغانی جو فن تاریخ کا پہلا سرچشمہ ہے۔ عربی شاعری جو تاریخ کا دوسرا سرچشمہ ہیں۔ مشاہیر عرب کے سوانح زندگی کی قاموسیں۔ دنیا سے عربوں کے تجارتی تعلقات اور عربوں کی توجہ فنون و صنائع کی ترقی کی طرف۔ عربوں کا آرکیٹیکچر جو ہم نے خود سسلی میں دیکھا ہے۔ بڑی بڑی یادگاریں ہیں۔

(از تاریخ عرب مصنفہ موسیو سیدیو فرانسیسی)

(ترجمہ اُردو)

(مرسلہ محمد ابراہیم خلیل مبلغ اٹلی وارد حال وارد ربوہ)

شکریہ احباب: میری دختر عزیزہ مسعودہ رشیدی کی منگنی عزیزم فیض احمد ابن چوہدری کرامت اللہ صاحب سے قرار پائی ہے۔ اس تقریب پر بہت سے احباب نے زبانی اور خط کے ذریعہ ہم سب کو مبارکباد کی دعا کا ہدیہ بھیجا ہے۔ جو ایک موقعہ پر ایسے مومن کے لئے ایسے موقع پر بہترین ہدیہ ہے۔ ہم ان سب دوستوں اور بہنوں کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے دعاگو ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر سے بہتر جزا دے اور ان کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے اور حافظ و ناصر ہو آمین

بیگم شیخ مسعود احمد رشید سپرنٹنڈنٹ انجینئر اشتہارات ٹالنٹن روڈ لاہور

حب اکھرا (حبشی) اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

تنازعہ کشمیر کے سلسلے میں برطانیہ کے فرائض

(از پیٹرک لیس)

اوارۂ اقوام متحدہ کی توجہ ایک مرتبہ پھر تنازعہ کشمیر کی جانب مبذول ہونے والی ہے۔ اور برطانیہ کو پھر ان الفاظ کے اظہار کا موقعہ حاصل ہو رہا ہے جو تین سال قبل اس تنازعہ کا سد باب کر سکتے تھے ہم یہ بہانہ نہیں کر سکتے کہ اس تنازعہ کے خطرات سے ہم پہلے آگاہ نہیں تھے۔ یا ان خطرات کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے جو واقعات رونما ہوئے۔ ان کا بہت کم اور بہت تاخیر سے ہمیں علم ہوا۔ یہ خطرات ۱۰ سال پہلے ہی ظاہر ہونے لگے تھے جن کا مقامی طور پر مشاہدہ میں نے بھی کیا تھا۔ قریب سے ان واقعات کی اہمیت کا اندازہ لگانا اتنا ہی آسان تھا جتنا کچھ فاصلہ سے برمنگھم ٹاؤن ہال کو دیکھنا جس پر نظر پڑنا لازمی امر ہے۔ سب سے پہلے جموں میں بعد ازاں خود کشمیر میں اور اس کے بعد پھر جموں میں مفلوک الحال مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت نے طے کیا۔ کہ انہیں ان عظیم اصلاحات کا کم از کم ایک قلیل حصہ ضرور حاصل ہونا چاہیئے۔ جن کے لئے ان کے پڑوسی یعنی برطانوی ہندوستان کے باشندے دور دراز ... کامیابی کے ساتھ عرصہ دراز سے جدوجہد کر رہے تھے۔ جموں اور کشمیر کے ان مسلمانوں نے بھی جدوجہد کی۔ اور تین ہنگاموں میں سے صرف ایک ہنگامہ میں حکمران طبقہ اور فرقہ کے برہمنوں، پنڈتوں اور ڈوگروں کی جائیداد کی تباہی اس تشدد سے زیادہ تھی۔ جو اس مختصر عرصہ کے ہنگامہ کو کچلنے کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔

ان تینوں واقعات کا سب سے زیادہ ناخوشگوار پہلو یہ تھا کہ ہندوستان کے قومی ہندو اخبارات نے ان کشمیری مسلمانوں پر اپنے "ہندو آقاؤں" کے ساتھ تعجب خیز طریقہ سے ڈھٹائی سے پیش آنے پر ذلت آمیز گالیوں کی بوچھاڑ کر دی تھی اس ہجو کی مثالیں ایک مختصر کتاب فاسسٹی ہندوستان (FASCIST India) میں مل سکتی ہیں۔ جو تقریباً چار سال قبل شائع ہوئی تھی، ہندوستان کے گذشتہ اور موجودہ قائدین نے ان مسلمانوں سے صرف اظہار ناراضگی کرنے اور بے رخی سے پیش آنے پر اکتفا کی۔

ہمیں درحقیقت یہ معلوم ہو نا شروع ہو ا ہے کہ پاکستان کا قیام لازمی کیوں تھا۔ اگرچہ اب بھی چند ہی اشخاص اسے تسلیم کریں گے۔ ہندو قوم پوری تمام مسلمانوں کے ساتھ عموماً اور کشمیر کے متعلق خصوصاً عداوانہ رویہ اختیار کئے ہوئے تھی۔ یہاں تک کہ وادی کشمیر کے لاچار اور کمزور مسلمانوں کو بھی جنہیں صدیوں کے مظالم اور تشدد نے پست ہمت کر دیا تھا گلہ لگا ہے یہ معلوم ہوتا جا رہا تھا کہ غیر منقسم ہندوستان پر ہندوؤں کا اقتدار قائم ہونے یا منقسم ہندوستان کے غلط حصہ کے ساتھ کشمیر کے الحاق ہونے پر کیا صورت حال ہو گی۔

یہ صورت حال اگست ۱۹۴۷ء کی تاریخی تقسیم کے بعد ظاہر ہو گئی جموں اور پونچھ کی جاگیر دارانہ ریاست کے مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ انہیں منقسم ہندوستان کے اس غلط حصہ میں شامل ہونا ہے۔ انہوں نے اپنے صحیح جانب جانے کی جدوجہد کی نتیجہ یہ ہوا کہ چند ہی روز میں ان میں سے ہزاروں مسلمانوں کو ڈوگرہ فوجیوں اور ان کے ہندو سکھ ساتھیوں نے منظم طریقہ سے قتل کر دیا۔ اور باقی ہزاروں مسلمانوں کو پاکستان جا کر پناہ لینی پڑی یہ خبر صوبہ سرحد میں رہنے والے ان کے ہم مذہب پٹھانوں کو پہنچی۔ جس کے نتیجہ میں ان پٹھانوں کے لشکر اپنے بھائیوں یعنی کشمیر اور جموں کے مسلمانوں کی مدد کرنے یا ان پر کئے ہوئے مظالم کا انتقام لینے کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ ہے وہ "حملہ" جسے پنڈت نہرو جو خود نسل کے لحاظ سے کشمیری ہیں ہندوستان کی جارحانہ مداخلت کے حق میں ہمیشہ بہانہ کے طور پر پیش کرتے ہیں لیکن وہ کشمیر کے شمالی علاقہ یعنی گلگت کے باشندوں کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے لئے اپنی مرضی سے کئے ہوئے اعلان کا کبھی ذکر نہیں کرتے۔ کیونکہ اس کا جواب دینا ان کے لئے مشکل تھا۔ اور اب بھی مشکل ہے

لہٰذا کشمیر آج کمیونسٹ دنیا اور ہماری قائم کردہ دولت مشترکہ کے درمیان ایک دروازہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ دروازہ بیک وقت دولت مشترکہ کی دو بڑی قوموں کو کمیونسٹ دنیا سے ملاتا ہے۔ کشمیر پر قبضہ کے لئے ان دونوں قوموں کا تنازعہ کمیونزم کے جارحانہ اقدام کے خلاف ایشیائی حکمت عملی کے لئے ایک ایسے وقت میں خطرہ کے مترادف ہے۔ جب کہ ایشیا کی رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار کرنا ہمارے واسطے ضروری ہے لیکن ہم ویسٹ منسٹر اور لیک سکسس میں بیٹھ کر اس ناامیدی اور بے توجہی کا اظہار کرتے ہیں۔ گویا ہم جو اس سلسلہ میں سب سے زیادہ مدد کر سکتے ہیں مسئلہ کشمیر کی گتھی کو سلجھانے سے قاصر ہیں۔ نیز اس کی تمام تر ذمہ داریوں سے قطع تعلق ہو چکے ہیں۔ ورنہ اس مسئلہ کے حل کرنے سے وہ ہرگز قاصر نہیں ہیں۔

انیسویں صدی کے آغاز تک کشمیر مسلمان حکمرانوں کے تحت پانچ صدیوں تک رہا ہے۔ بعد ازاں ایک سکھ سردار رنجیت سنگھ نے ۱۸۱۹ء میں مسلمانوں کے ہاتھ سے اقتدار چھین لیا۔ لیکن ۱۸۴۶ء میں انگریزوں نے رنجیت سنگھ کو بھی کشمیر سے بھگا دیا۔ اور اس کے فوراً ہی بعد اس ریاست کے باشندوں جن میں ۹۰ فی صدی مسلمان ہیں۔ ایک ہندو گلاب سنگھ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اور اسے جموں کا حکمران بنا دیا

(باقی)

جناب ڈاکٹر سی ایس خان صاحب چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کی تصدیق
"آپ کی سونے کی گولیاں بہت عمدہ معقول جنرل ٹانک ہیں۔ کام کی زیادتی سے جو تھکن محسوس ہوتی تھی۔ ان کے استعمال سے دور ہو گئی۔"
سونے کی گولیاں ایک ماہ کورس چودہ روپے
ملنے کا پتہ: طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

قیمت اخبار

مہربانی فرما کر آپ اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں وی پی کا انتظار نہ کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔ اخبار باقاعدہ جاری رہتا ہے۔

خاص تریاق کبیر سگ گزیدہ کا فوری علاج جو ہم نے امرت دھارا کے بالمقابل ایجاد کیا ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۱۲؍ روپے
سرمہ ممیرا خاص امراض چشم کا نہایت کامیاب علاج دلوہ کا بے نظیر تحفہ۔ قیمت فی تولہ ۳ روپیہ ۳ ماشہ ۱۵؍
دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

(اشتہار نمبر ۱۶۹۶۲ / ۱۱)

اجلاس جناب قاضی عزیز احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

راجہ ولد تاجہ قوم جٹ سکنہ بھوا حسن تحصیل پھالیہ (اپیلانٹ)

بنام

ملارام المشہور داس جے کشن بالغان۔ گوربخش سنگھ نابالغ پسران دھاول نابالغ بولایت ملارام برادر حقیقی خود۔ بھاگ مل بشمبر راج دہرزان بالغان۔ آگیارام نابالغ پسران لونگا مل۔ نابالغ بولایت بھاگ مل برادر حقیقی سبے رام وحویلی رام پسران ہری چند۔ ملارام۔ مہر چند داس۔ دلیسراج مگیں تاک دختران چند۔ پسران سائیں داس۔ رام داس ولد تھیا مسماۃ لکھمی بیوہ وہرماں۔ المیشر داس ولٹا پسران رتن داس قوم اروڑہ۔ ہری چند، لدہ وتارا ولد ... لال ولد گنشا رام۔ ... پال ولد گنپت۔ ... ولد گوبند پسران گنگا مل اقوام اروڑہ سکنہ مرداری لال بالغ۔ بھاگ سنگھ نابالغ پسران گوبند ا۔ نابالغ بولایت سردار ی لال برادر حقیقی خود اقوام اروڑہ سکنہ حال مشرقی پنجاب (رسپانڈنٹان)

اپیل بنا راضی حکم صاحب اڈیشنل افسر مال بہادر مورخہ ۶/۳/۵۰ جس کی رو سے طریقہ تقسیم تجویز ہوا بہ ابے منسوخی حکم مذکور

اندریں مقدمہ فریق ثانی چونکہ غیر مسلم ہے۔ اور سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر رسپانڈنٹان کو کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۱۲/۱۱/۵۰ کو اصالتاً۔ وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۱۱/۵۰

صاحب کلکٹر بہادر گجرات

دستخط حاکم ......

مہر عدالت

اولاد نرینہ:- اس کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت بیس روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس اقوام متحدہ چین کی عوامی حکومت کو تسلیم کرلے

اٹاوہ میں چوہدری محمد ظفراللہ خان کی تقریر

اٹاوہ ۱۶ نومبر۔ چوہدری ظفراللہ خاں وزیر امور خارجہ حکومت پاکستان نے اوٹاوہ (کینیڈا) میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس اقوام پر زور دیا کہ وہ جمہوریہ چین کو تسلیم کرے۔ آپ نے مسئلہ کشمیر پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ کشمیر میں آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کرانے کی اشد ضرورت ہے۔ آپ کی تقریر کا متن ڈیلی نیوز ریو خاڈلینڈ) میں شائع ہوا ہے

چوہدری ظفراللہ خاں نے اپنی تقریر میں کہا کہ پاکستان نے جمہوریہ چین کو تسلیم کرلیا ہے۔ مجلس اقوام کو بھی چاہیئے کہ وہ جمہوریہ چین کو تسلیم کرے۔ آپ نے کہا کہ کمیونسٹ جمہوریہ چین کو تسلیم کرنا معاملہ کی حقیقت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سے تعلق نہیں رکھتا۔ کہ معاملہ ہمارے حق میں ہے یا نہیں آپ نے چینی نمائندگی کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کمیونسٹ جمہوریہ چین ہیں ایک مؤثر قوت ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہم اس کی سیاسی پالیسی سے اتفاق کریں یا نہ کریں۔ جمہوریہ چین کو مجلس اقوام میں نمائندگی نہ دینے کا یہ مطلب ہے کہ ہم چین کے ۵۰ کروڑ باشندوں کے تعاون سے محروم ہو رہے ہیں۔ جمہوریہ چین مجلس اقوام کا پہلے ہی سے رکن ہے اور ۵ بڑی طاقتوں میں سے ایک ہے۔ صرف سوال یہ ہے کہ چین کی قومی حکومت متعینہ فارموسا ہے یا چین کی جمہوری کمیونسٹ حکومت۔

صوبہ سرحد میں کوآپریٹو تحریک کی ترقی

پشاور ۱۷ نومبر سرکاری جائزہ کے مطابق صوبہ میں کوآپریٹو تحریک نے کافی ترقی کی ہے۔ تقسیم سے قبل اس صوبہ میں کوآپریٹو محض برائے نام تھی لیکن اب صوبہ کے اقتصادی نظام کی یہ تحریک ایک اہم جزو ہے۔

اس وقت کوآپریٹو سوسائٹیوں کا سرمایہ ۳۰۰،۰۰،۰۰۰ روپے ہے۔ ۱۹۴۷ء میں یہ سرمایہ ۵،۰۵،۰۰۰ روپے تھا۔ سوسائٹیوں کی ابتدائی رکنیت میں بھی ۳۳ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے

صوبہ میں کوآپریٹو تحریک کو سرحد کوآپریٹو بنک اور ایسے ہی دوسرے اداروں سے بھی امداد ملی ہے۔ (اسٹار)

بقیہ صـ۲ (لیڈر)

وہ اسلامی حکومت کا خیر مقدم کریں گے۔ اسی وجہ سے انہوں نے جاتے ہی وہاں جہاد شروع کر دیا اور جتنا ملک قابو میں آیا اُس پر اسلامی خلافت قائم کردی۔ لیکن بالآخر تجربہ سے ثابت ہوگیا کہ نام کے مسلمانوں کو اصلی مسلمان سمجھنا اور ان سے وہ توقعات رکھنا جو اصلی مسلمانوں سے ہی پوری ہوسکتی ہیں محض ایک دھوکا تھا۔ وہ خلافت کا بوجھ سہارنے کی طاقت نہ رکھتے تھے جب ان پر یہ بوجھ رکھا گیا تو خود بھی گرے اور اس پاکیزہ عمارت کو بھی لے گرے۔ تاریخ کا یہ سبق بھی ایسا ہے جسے آئندہ ہر تجدیدی تحریک میں ملحوظ رکھنا ضروری ہے اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہیئے کہ جس سیاسی انقلاب کی جڑیں اجتماعی ذہنیت اخلاق اور تمدن میں گہری جمی ہوئی نہ ہوں وہ نقش بر آب کی طرح ہوتا ہے۔ کسی عارضی طاقت سے ایسا انقلاب واقع

بھی ہو جائے تو قائم نہیں رہ سکتا۔ اور جب مٹتا ہے تو اس طرح مٹتا ہے کہ اپنا کوئی اثر چھوڑ کر نہیں جاتا۔

اگرچہ ہمیں اس سبب ناکامی سے واقعہ کے لحاظ سے کچھ اختلاف ہے مگر ذرا غور فرمائیے کہ یہ اصول جو آپ نے یہاں فرمایا ہے۔ کتنا صحیح اور اسلامی طریق کار کے نزدیک ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ پاکستان بننے کے فوراً بعد ہی جس شخص نے سب سے پہلے عملاً اس اصول کی خلاف ورزی کی اور اس تاریخی سبق کو سب سے زیادہ فراموش کردیا وہ مودودی صاحب ہی ہیں۔ اگر آپ اتنا ہی کرتے تو آپ کی اصلاحی قابلیت کی نفی ثابت کرنے کے لئے یہی کافی تھا۔ مگر افسوس کہ آپ نے نہ صرف عوام کی ذہنیت کا ہی کوئی پاس نہ کیا بلکہ آپ نے حکومت کو ایسے نازک وقت میں کہ ابھی پاکستان کے قیام واستحکام کے لئے زندگی اور موت کا سوال درپیش تھا اور ہر طرف سے کیا اندرونی اور کیا بیرونی سخت خطرہ لاحق تھا زچ کیا اور اس کے برخلاف عوام کو برانگیختہ کرنا اور منافرت پھیلانا منظم طور پر شروع کردیا۔ حالانکہ تقسیم سے پہلے آپ قیام پاکستان کے سخت مخالف

چین اور کوریا کی سرحد پر بین الاقوامی منطقہ قائم کرنیکی تجویز

لیک سکسیس ۱۷ نومبر۔ مسٹر بیون نے اپنے نمائندے کو ہدایت کی ہے کہ وہ چینی کوریائی سرحد پر ایک بین الاقوامی منطقہ کے قیام کے امکان کے متعلق امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن سے گفت وشنید کریں اس کی پہلی شہادت کہ امریکہ ایسی تجویز کا مخالف نہیں ہوگا۔ بدھ کو مسٹر ایچی سن کے اس بیان سے ملی کہ امریکی حکومت دریائے یالو میں چینی کوریا مفاد کی حفاظت کے متعلق اپنا اثر استعمال کرے گی

چند دن قبل تک کوریا اور چین کے درمیان ایسا منطقہ قائم کرنے کی تجویز کے متعلق لندن اور واشنگٹن میں یہ خیال تھا کہ جارحانہ اقدام کو روکنے کے لئے یہ ایک محدود تدبیر ہے لیکن اب ہر شخص اس کے متعلق دوبارہ غور کر رہا ہے۔ جس کی غالباً وجہ یہ ہے کہ کوریائی محاذ پر چینی فوجیں اس وقت پُراسرار طور پر نیم بیکاری کی حالت میں پڑی ہوئی ہیں۔ جس سے ماہرین یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ کم ازکم فی الحال چینی سارے کوریا کے خلاف جنگی کاروائی کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ بلکہ طاقت کے مظاہرے سے وہ صرف دریائے یالو کے ساتھ بجلی کے کارخانہ میں اپنی شدید دلچسپی کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن اگر مغرب نے اس طرح کی کوئی تجویز منظور بھی کرلی کہ اقوام متحدہ کی زیر نگرانی ایک "درمیانی علاقہ" قائم کر دیا جائے تو بھی یہ امر مشکوک ہے کہ چین اشتراکی دریائے یالو پر تنہا چینی اقتدار سے کم کسی شرط کو ماننے کے لئے تیار ہوں گے۔ لیکن یہ ایسی شرط ہے جسے غالباً امریکہ اور برطانیہ قبول نہیں کریں گے (اسٹار)

یونانی بٹالین کوریا روانہ ہوگئی

ایتھنز ۱۷ نومبر۔ کل برطانوی تربیت یافتہ یونانی فوج کی ایک بٹالین پیریوز سے کوریا روانہ ہوگئی اقوام متحدہ کی کوششوں میں یہ یونان کا حصہ ہے گذشتہ ہفتہ کوریا میں کام کرنے کے لئے چھ ڈکوٹا یونانی طیارے بھی روانہ کئے گئے ہیں۔ پہلے یونان نے ایک بریگیڈ کی پیشکش کی تھی لیکن کہا گیا کہ علامتی فوج کے طور پر ایک بٹالین بالکل کافی ہے۔ (اسٹار)

ہندوستان کا مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل سے گریز

ہندوستان اب بھی پاکستان کو زیادتی کرنے والا ثابت کرنا چاہتا ہے

لندن ۱۷ نومبر۔ ہندوستان کے نائب وزیر خارجہ ڈاکٹر بی وی کیسکر نے کل دنیا کے اخباری نمائندوں کے ساتھ یہاں کافی وقت صرف کیا اور چین کے متعلق ہندوستان کی امن پسند پالیسی اور ہندوستان کے اس یقین کی وضاحت کی کہ اس کی حکمت عملی پر عمل کرنے سے کوریا کا مسئلہ نیز دیگر مسائل حل کئے جا سکتے ہیں

امریکی اور پاکستانی صحافیوں کے اس سوال کے جواب میں کہ اسی اصول کا اطلاق کشمیر پر کیوں نہیں کیا جاتا ڈاکٹر کیسکر نے کہا کہ ہندوستان کی برابر یہ رائے رہی ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کے حل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حفاظتی کونسل نے ہندوستان کی اس خواہش کو پورا نہیں کیا کہ اپنی فوجیں کشمیر میں بھیجکر پاکستان جارحانہ اقدام کا مرتکب ہوا تھا۔ اصل سوال سے گریز کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ پہلے بنیادی مسئلہ کے فیصلہ کے بغیر دوسرے مسئلہ یعنی استصواب رائے کا فیصلہ ممکن نہ تھا۔ (اسٹار)

لنڈن پاکستان سوسائٹی کا قیام

لندن ۱۷ نومبر۔ مشرقی بنگال کے سابق گورنر سر فریڈرک بورن کی زیر صدارت لندن اور سیز لیگ کے صدر دفتر میں ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ لندن پاکستان سوسائٹی قائم کی جائے اس سوسائٹی کا مقصد یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان دوستی میں ترقی کے ذرائع پیدا کئے جائیں اور پاکستانی ثقافت تاریخ اور معاشیات کے مطالعہ کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ (اسٹار)

مسلح سرحدی چوکیاں

دمشق ۱۷ نومبر۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ شامی ترکی سرحد پر جدید اسلحوں سے بیس مسلح چوکیاں قائم کی جانے والی ہیں۔ (اسٹار)

تھے اور اس کو جنت الحمقا کا خطاب دیتے تھے آپ نے اپنے کیریکٹر کا ایسا بھیانک مظاہرہ کیا کہ ارباب حکومت کا آپ سے بدظن ہو جانا نہایت قدرتی بات تھی۔ آپ کی اور آپ کے دوستوں کی وفاداری کے متعلق حکومت کو جو شبہات پیدا ہوئے خواہ ان کی کوئی اصلیت ہو یا نہ ہو لیکن آپ کے عمل سے یقیناً ان شبہات کو اس حد تک تقویت پہنچتی ہے کہ ہر غیر جانبدار کی رائے یہی ہونی چاہیئے کہ حکومت نے آپ سے بہت ہی نرم سلوک کیا ہے چہ جائیکہ آپ کو مثیل مسیح اور آپ کے مخالفوں کو یہودی فقیہوں اور فریسیوں کا نمونہ ٹھہرایا جائے۔ (باقی)